سورة آل عمران

آیات ۱۰۹ - ۱۰۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۖ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۳
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰۵ لا يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ
تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۱۰۶ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۷ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ۝۱۰۹

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

سورۃ آلِ عمران کا نصف ثانی - امتِ مسلمہ کو خطاب

- امتِ مسلمہ کو حسب ضرورت خصوصی، عمومی، اصولی اور تنظیمی ہدایات
- دین کی اقامت اور دین کی تجدید کا کام جو اس امت کے سپرد کیا گیا ہے اس کا ایک مکمل لائحہ عمل دیا گیا ہے (آیت ۱۰۲، ۱۰۳اور ۱۰۴میں)
- قرآن مجید کی یہ تین آیات اس عملی رہنمائی اور ہدایت کے اعتبار سے جو وہ اہل ایمان کے سامنے رکھتا ہے قرآن مجید کے جامع ترین مقامات میں سے ہیں
  - ← پہلی آیت (۱۰۲) میں (امتِ مسلمہ کے) فرد کی ذمہ داریاں
  - ← دوسری آیت (۱۰۳) میں اِن افراد کو باہم جوڑنے، انہیں ایک امت بنانے والی شے اور ان کے مابین ذہنی و فکری ہم آہنگی اور عملی اتحاد پیدا کرنے والی چیز کون سی ہے؟
  - ← تیسری آیت (۱۰۴) میں یہ نشاندہی کہ اس امت یا اس جماعت کا مقصد کیا ہے! کس کام کے لیے اس کو محنت اور جدوجہد کرنی ہے!
- یہ سورت چونکہ غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی تو اس سورت میں اس جنگ پہ تفصیلی تبصرہ
- اسی مناسبت سے مسلمانوں کو بطورِ جماعت تفصیلی ہدایات

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا - اے لوگو جو ایمان لائے

اتَّقُوا اللّٰهَ - اللہ کا تقوی کرو

حَقَّ تُقٰتِهٖ - (جیسا کہ) اس کے تقویٰ کا حق ہے

وَلَا تَمُوْتُنَّ - اور نہ تم ہرگز مرنا

اِلَّا وَاَنْتُمْ - مگر اس حال میں کہ تم

مُّسْلِمُوْنَ - فرماں بردار ی کرنے والے ہو

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو

O Believers! Fear Allah as He should be feared, and see that you do not die save in the state of submission to Allah

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۲)

مرتے دم تک اللہ کی فرمان برداری اور وفاداری پر قائم رہنے کی تاکید

- تقویٰ کی تلقین کے لحاظ سے سب سے اہم آیت
- اس آیت میں ۔ایک مسلمان پر امت مسلمہ کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے کیا فرائض ہیں اور اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ! اِسے سب سے پہلے کن امور پر اپنی توجہات کو مرتکز کرنا ہوگا
- ایمان اور تقویٰ (خداخوفی) کی دائمی کیفیت، موت تک اللہ کی اطاعت کی یہ کیفیت فرد سے شروع ہوتی ہے،اس لیے کہ فرد جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اگر صالح نہ ہوگا معاشرہ بھی اس کاپرتو ہوگا
- افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا
- ان کلمات کی تفسیر حضرت ابن مسعودؓ نے آپ ﷺ سے ان الفاظ میں نقل کی، أَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصَى , وَأَنْ يُذْكَرَ فَلَا يُنْسَى , وَأَنْ يُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ(البخاري)-اللہ تعالیٰ کی ایسی اطاعت کی جائے کہ اس میں نافرمانی کا شائبہ نہ ہو۔اس کو ایسا یاد کیا جائے کہ غفلت طاری نہ ہو۔اور اس کا یوں شکریہ ادا کیا جائے کہ اس میں ناشکری کی آمیزش نہ ہو
- تقویٰ کی تلقین- اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی حالت، کہ زندگی میں کوئی بات، کوئی عمل ایسا نہ ہو جائے جو اللہ کو ناپسند ہو یہ ایک صالح معاشرے کی بنیاد اور بنیادی ستون ہے

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

- زندگی کا کوئی لمحہ - اللہ کی اطاعت سے خالی نہ گذرے کہ انسان کو موت کا علم تو ہے نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان اللہ کی نافرمانی کی حالت میں ہو اور موت آن پہنچے (جس کو ٹالا نہ جا سکے گا)
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لاَ يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهْوَ مُؤْمِنٌ (صحيح البخاري)

کوئی زانی حالتِ ایمان میں زنا نہیں کرتا، کوئی چور حالت ایمان میں چوری نہیں کرتا اور کوئی شرابی حالتِ ایمان میں شراب نہیں پیتا

- جب انسان گناہ کے یہ اعمال کرتا ہے تو اس سے ایمان چلا جاتا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ موت ایسی حالت میں آجائے جو ایمان سے خالی ہو اور ایک حسرت ناک موت اور انجام کا باعث بنے
- تقویٰ کے لحاظ سے قرآن کا سب سے تاکیدی مقام ہے کہ اللہ کا تقویٰ ایسے کرو جیسا اس سے تقویٰ کرنے کا حق ہے ــ صحابہ کرامؓ اس آیت کے تاکیدی تقاضے سے لرزاں رہتے تھے کہ اللہ کے تقویٰ کا حق کون ادا کر سکتا ہے ــ اللہ تعالیٰ نے پھر ان کے اطمینان کے لیے سورۃ التغابن میں یہ وضاحت فرمائی : فَاتَّقُوْا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ”اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جتنا تمہارے حدِّ امکان میں ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ

وَاعْتَصِمُوْا - اور تم لوگ مضبوطی سے پکڑو

اِعْتَصَمَ يَعْتَصِمُ ، اِعْتِصَامًا
مضبوطی سے تھامنا (VIII)

بِحَبْلِ اللّٰهِ - اللہ کی رسّی کو

حَبل - رسی، ڈوری، رگ

جَمِيْعًا - سب کے سب

وَّلَا تَفَرَّقُوْا - اور نہ آپس میں پھوٹ ڈالو

تَفَرَّقَ يَتَفَرَّقُ ، تَفَرُّقًا محبت/الفت ڈالنا (V)

وَاذْكُرُوْا - اور یاد کرو

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ - اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً - جب دشمن تھے

اَعْدا ـ عَدُو کی جمع (دشمن)

فَاَلَّفَ - پھر اس نے محبت پیدا کی

أَلَّفَ يُؤَلِّفُ ، تَأْلِيفًا محبت/الفت ڈالنا (II)

بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ - تمہارے دلوں کے درمیان

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

فَاَصْبَحْتُمْ - پھر تم ہو گئے

أَصْبَحَ يُصْبِحُ ، إصْبَاحًا ہو جانا (ایک سے دوسری حالت میں) (IV)

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا - اس کی نعمت سے بھائی بھائی

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا - اور تم تھے کنارے پر

شَفَا - کنارہ (قربِ ہلاکت کے لیے ضرب المثل)

حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ - گڑھے کے آگ میں سے

حُفْر - گڑھا

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا - پھر اس نے بچایا تم کو اس میں سے

(ن ق ذ)

أَنقَذَ يُنْقِذُ ، إنْقَاذًا بچانا، چھڑانا، نجات دلانا (IV)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ - اس طرح واضح کرتا ہے اللہ

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ - تمہارے لیے اپنی آیات کو

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ - شاید کہ تم ہدایت پاؤ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ اِن علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے

محمد اقبال

وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ۖ وَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ
كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَ كُنۡتُمۡ عَلٰى
شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ
تَهۡتَدُوۡنَ ﴿١٠٣﴾

Hold fast together to the rope of Allah and be not divided. Remember the blessing that Allah bestowed upon you: you were once enemies then He brought your hearts together, so that through His blessing you became brothers. You stood on the brink of a pit of fire and He delivered you from it. Thus Allah makes His signs clear to you that you may be guided to the right way.

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ....

اللہ کی رسی (حبل اللہ) سے کیا مراد ہے؟

- اللہ نے اس حبل اللہ کو چونکہ مسلم امت کے قیام و بقا کی ضمانت ٹھہرایا ہے اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ " اللہ کی رسی " سے کیا مراد ہے؟
- کتبِ تفاسیر اس سے کئی چیزیں مراد لی گئی ہیں
- ایک حدیثِ مبارکہ قرآن مجید کو اللہ کی رسی قرار دیا گیا ہے۔اَلْقُرْآنُ حَبْلُ اللهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ (جامع الصغیر للألبانی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان تنی ہوئی ہے)
- لیکن پچھلی آیت (۱۰۱) کے قرینے سے " حبل اللہ " سے مراد قرآن و سنت یعنی پورا دین مراد ہے اس لیے کہ یہ دین ہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف اہل ایمان کا تعلق اللہ سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان لانے والوں کو باہم ملا کر ایک جماعت اور ایک امت بناتا ہے۔
- اس جگہ پہ قرآن کو رکھ کر دیکھیں تو بھی مراد میں کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ اس لیے کہ قرآن کے بغیر دین اسلام کا تصور نہیں کیا جا سکتا، اور اس قرآن کی تعلیم اور تشریح سنت رسول ﷺ کے بغیر ناممکن ہے اور اسی کا نام دینِ اسلام ہے اس لیے ان دونوں باتوں میں کوئی تعارض نہیں

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ ....

اللہ کی رسی (حبل اللہ) کو مضبوطی سے پکڑنا !

- اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا- اسلامی معاشرے کی دوسری بنیاد اور دوسرا استون ہے
- اس سے مراد قرآن ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ قرآن کے احکامات انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جاری وساری ہوں انھی کی بنیاد پر معاشرے کی تشکیل ہو، انھی سے ماخوذ معاشرے کے قوانین ہوں یعنی اسلام بطور دین جس کا سب سے بڑا ماخذ قرآنِ مجید ہے مسلمانوں کے معاشرے کی بنیاد ہو
- اب جبکہ مسلمان ایک امت بن چکے ہیں اس لیے انفرادی اطاعت اور فرمان برداری اس رسی کو پکڑنے کا حق ادا نھیں کر سکتی، اسی لیے فرمایا کہ تم سب کے سب اس سے جڑ جاؤ اور مضبوطی سے پکڑو، یہ الفاظ اور اسلوب از خود ایک اجتماعیت کا التزام لیے ہوئے ہیں
- کوئی کام چاہے خیر کا ہو خواہ شر کا، اس کے لیے اجتماعیت نا گزیر ہے اور اگر یہ کام دین کی دعوت اور اقامت کا ہو تو پھر تو اس کی اہمیت دوچند ہے
- امت مسلمہ میں باہمی ربط وضبط اس حکم اور اسی فکر کا عکاس ہونا چاہیے —اس بات کا تصور بھی گناہ ہو کہ امت کی اس مضبوط دیوار میں کوئی دراڑ پڑے، ان میں کسی طرح کی عصبیت سر اٹھائے، یہ قرآن کے دیے ہوئے اہداف سے ہٹ کر کوئی اور ہدف اپنے سامنے رکھے یا ان کا ضابطہ حیات قرآن کے علاوہ کوئی اور ہو

وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۖ وَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ ....

اور متفرق نہ ہو جاؤ

- مسلمانوں کو اس کتاب (اور دین اسلام) کے علاوہ کوئی اور چیز متحد نہ رکھے گی، جب تک وہ اس سے تمسک کرتے رہیں گے متحد رہیں گے، جب اس کو چھوڑ دیں گے اور دوسری چیزیں (زبان، قوم، وطن، رنگ، نسل وغیرہ) ان کی ترجیحات میں اوپر آ جائیں گی تو ان میں تفرقہ پیدا ہو جائے گا
- اسی ضابطے کی یاد دہانی اللہ نے یہاں امت مسلمہ کو کروائی ہے کہ اس کی بدولت ان کے صدیوں کا عناد اور دشمنی مٹ گئی تھی ۔یہی وہ اللہ کا عظیم احسان ہے جس نے ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا
- یہ اختلاف و انتشار کی اس انتہا کو پہنچ چکے تھے کہ تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑے اس میں کودنے ہی والے تھے کہ اللہ کی رحمت نے انھیں سہارا دے کر بچا لیا۔
- یہ اشارہ اوس اور خزرج کی سو سالہ جنگ کی طرف اور بالعموم عرب میں خانہ جنگی، لوٹ مار، غارت گری اور بد امنی کی طرف بھی (جبکہ اسلام کے بعد امن نصیب ہوا)
- اس قرآن اور اس دین نے تمھیں بھائی بھائی بنا کر بنیان مرصوص بنا دیا ورنہ تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچے ہوئے تھے اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا (اب جو بھی قرآن اور اس دین کو چھوڑ کر.........)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

امت مسلمہ کے لائحہ عمل / مسلمانوں کی اجتماعیت کی دوسری بنیاد کی روشنی میں

- یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ انفرادی طور پر ایمان ، اللہ کا تقوی (اس کی نافرمانی سے بچنا) اور زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی اطاعت (اسلام) میں دے دینے کے بعد اجتماعی (امت کی) سطح پر سب سے پہلا اور سب سے اہم کام اس قرآن کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا، اس قرآن کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے - یہ اعتصام بالقرآن ہے
- قرآن کے ساتھ اجتماعی مضبوط تعلق سے امتِ مسلمہ میں ذہنی وجذباتی ہم آہنگی اور مقصد اور نصب العین کی یکجہتی پیدا ہو گی جس کے سبب سے انتشار اور افتراق کی موجودہ کیفیت ختم ہو جائے گی اور مسلمان ازسرِ نو بنیان مرصوص بن جائیں گے اور اس کے نتائج آپ ﷺ کی اس حدیثِ مبارکہ کے فرمان کی صورت میں ظاہر ہوں گے کہ "اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ" اللہ اس قرآن کا دامن تھامنے کے باعث قوموں کو سربلندی عطا فرمائے گا اور اس کو پسِ پشت ڈالنے والی قوموں کو ذلیل وخوار کرے گا
- ان دو اہم بنیادوں کو استوار کرنے سے ایک انسان انفرادی طور پر ایک بندۂ مومن بنتا ہے اور پھر ان افراد کے مجموعے سے ایک مضبوط اجتماعیت وجود میں آتی ہے

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

اسلامی اجتماعیت اور اخوت (کا فی الواقعہ ظہور)

- جس شان سے یہ چیز وجود میں آئی چشم فلک نے یہ نظارہ اس سے پہلے اور بعد میں بھی کبھی نہ دیکھا
- میدانِ جنگ میں بھائی بھائی کے خلاف (مصعبؓ بن عمیر)، باپ بیٹے کے خلاف (ابو بکرؓ)، بھانجا ماموں کے خلاف (عمرؓ)۔تمام عربی عصبیتیں، قبیلوں کے انتسابات، حسب و نسب کی رعونتیں سب اسلامی اخوت کے سامنے پامال ہو کر رہ گئیں۔
- اجتماعیت کی یہ شیرازہ بندی اور یہ اخوت ایمان اور نظریے کی بدولت وجود میں آئی
- عدو اسلام نے اسی لیے ہمیشہ اس شیرازہ بندی کو اپنا ہدف بنائے رکھا اور تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی عرب قومیت ، مصری قومیت ، ترک قومیت ، یہ قومیت ، وہ قومیت ، برتر و اعلیٰ قومیت کی تحریکیں چلیں ان کو ایندھن فراہم کرنے والی ہمیشہ عدو اسلام قوتیں رہی ہیں یہ سب تحریکیں اسلام بیزار، سیکولر تحریکیں تھیں جنھوں نے اسلامی اخوت و شیرازہ بندی کی دھجیاں اڑا دیں اور ان تحریکوں کے نتائج کو دیکھ کر اندزاہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام نے کیوں اتنی شدت سے اس کی مذمت کی ہے؟

اسلام جس اجتماعیت کو وجود میں لاتا ہے، اب یہ سوال کی یہ اجتماعیت کس لیے ؟اس کا مقصد کیا ہے

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ - اور چاہیے کہ ہو تم لوگوں میں

لْ - لام امر

اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ - ایک گروہ جو دعوت دے

اُمَّةٌ - گروہ، جماعت، قوم، امت

اِلَى الۡخَيۡرِ - بھلائی کی طرف

خیر - سے مراد قرآن اور میری سنت کا اتباع (حدیث)

وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ - اور تاکید کرے نیکی کی

نَکِرَ یَنْکَرُ ، نَکَرًا و نُکْرًا... انجان ہونا، ناپسند کرنا، ناگوار ہونا

وَيَنۡهَوۡنَ -اور منع کرے

نَكِير - ناواقفیت، عدم عرفان

نُكْر - ناگوار، برا

عَنِ الۡمُنۡكَرِ - برائی سے

نَكِير - ناواقفیت، عدم عرفان

وَاُولٰٓـئِكَ - اور وہ لوگ

مُنْكِر - (فاعل) نہ پہچاننے والا، انکار کرنے والا

هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ - ہی مراد پانے والے ہیں

مُنْكَر - (مفعول) نہ پہچانا ہوا، اجنبی

مُنْكَر - (صفت) ناگواری، برائی (جس کو انسانی فطرت نہیں پہچانتی)

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ
الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہییں جو نیکی کی طرف بلائیں،
بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے
وہی فلاح پائیں گے

And from among you there must be a party who invite people to all that is good and enjoin the doing of all that is right and forbid the doing of all that is wrong. It is they who will attain true success.

محمد اقبال

وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ وَيَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ١٠٤

حبل اللہ (اللہ کی رسی) سے جڑ کر وجود میں آنے والی اجتماعیت کا مقصد

- اس بات کی وضاحت اس آیت کریمہ میں — دین کی دعوت کا یہ کام امت پر فرض ہے (تفصیل آگے)
- دنیا میں متعین مقاصد ہی اجتماعیت اور تنظیموں کو وجود میں لاتے ہیں
- اجتماعیت بذاتِ خود مطلوب نہیں ہوتی۔ مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے
- اسلام میں اجتماعیت کوئی بے قید، مطلق اجتماعیت، تنظیم برائے تنظیم کے لیئے نہیں بلکہ یہ اجتماعیت ایک عظیم مقصد کے لیئے جس کو قران و حدیث میں بڑی شدّومدّ کے ساتھ بیان کیا گیا یہی مقصد یہ فیصلہ کرے گا کہ یہ اجتماعیت اسلامی ہے کہ نہیں
- اس اجتماعیت کا مقصد یہ فیصلہ (Determine) بھی کرے گا کہ اس ملّت اور امت کا مقصدِ وجود اور فرضِ منصبی کیا ہے؟
- یہ اجتماعیت کیا کام کرے گی؟
- ایک جائزہ - آگے سلائیڈز میں

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

اس اجتماعیت کے مقاصد کا ذکر قرآن میں

1. شہادت علی الناس

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۔ البقرہ: ۱۴۳

اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر (حق کے) گواہ بنو اور پیغمبر تم پر گواہ بنیں

2. نیکی کا قیام اور بدی کی روک تھام

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ - آل عمران - 110 تم ایک بہترین امت ہو جسے دوسرے سارے انسانوں کے لیئے برپا کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو

3. اقامتِ دین

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ شوریٰ-13 اسی نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم کرو

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ١٠٤

ایک ہی حقیقت کے ترجمان

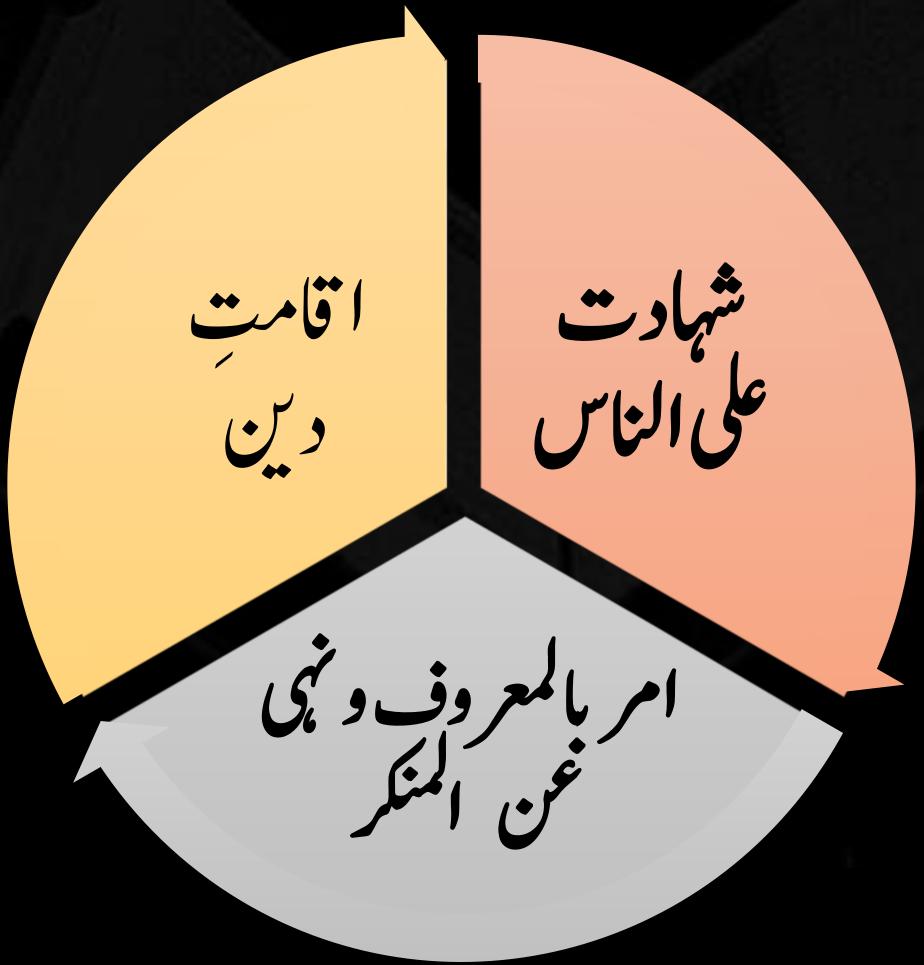

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠٤

اجتماعیت کا مقصد

- اجتماعیت کا مقصد۔ دین کی اقامت اور شہادت
- اجتماع کا مرکز صرف یہی دین ہی ہوگا۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
- اسلامی اجتماعیت کا مقصد اس کی شیرازہ بندی (binding force) کا بھی تعین کرتا ہے
- اس اجتماعیت کے لیے کوئی اور binding force، کوئی اور وجہ وصل قابلِ قبول نہیں
- مَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ قَالَ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ سنن الترمذی۔ جس نے جاہلیت پر لوگوں کو بلایا اسکا ٹھکانہ جہنم ہے پوچھا گیا اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو
- احادیث کی کتب میں اس اجتماعیت اور اس کے تقاضوں سے متعلق ابواب (بخاری اور مسلم میں کتاب الامارۃ(والقضا)، مشکاۃ میں باب الامامۃ/تغیّر الناس، ترمذی میں کتاب الحکام ، لزوم الجماعۃ، ابوداؤد میں کتاب الامارۃ)

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

- امر بالمعروف / اقامتِ دین / شہادت علی الناس کا کام کرنے والوں کے بارے میں قرآن میں عظیم بشارت
  ← یہ فلاح پانے والے ہیں، یہ اللہ کے مقربین میں ہوں گے اور سب سے بڑا ایوارڈ- اللہ کے مددگار
- اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ (الحج: ۴۱) یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز کا نظام قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے
- وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ -اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں، نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں
- حضرت حارث الاشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٰمُرُكُمۡ بِخَمۡسٍ: بِالۡجَمَاعَةِ وَالسَّمۡعِ وَالطَّاعَةِ وَالۡهِجۡرَةِ وَالۡجِهَادِ فِيۡ سَبِيۡلِ اللهِ۔ (اَللهُ اَمَرَنِيۡ بِهِنَّ) میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں (جن کا حکم مجھے اللہ نے دیا ہے): التزامِ جماعت کا، سمع و طاعت کا، اور اللہ کی راہ میں ہجرت و جہاد کا (احمد)

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

← بنی اسرائیل پر فردِ جرم میں یہ چیز بھی شامل اور ان پر لعنت کا باعث - كَانُوۡا لَا يَتَنَاهَوۡنَ عَنۡ مُّنۡكَرٍ فَعَلُوۡهُ‌ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ۔ وہ برے کاموں سے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے

○ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمْ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ** –سنن أبي داود, مسند أحمد, السُّنَنُ الْكُبْرى لِلْبَيْهقِيّ, طَّبَرَانِيّ جب تم بیعِ عینہ (سودی کاروبار) شروع کردوگے اور بیلوں کی دموں کو پکڑ لوگے اور کھیتی باڑی پر خوش ہو جاؤگے اور جہاد کو چھوڑ دوگے تو اللہ تم پر ذلت مسلط کر دے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ

○ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ** سنن الترمذي2095 اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لازمی طور پر نیکی کا حکم دوگے اور برائی سے منع کروگے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

- مَنۡ رَاٰی مِنۡكُمۡ مُنۡكَرًا فَلۡيُغَيِّرۡهُ بِيَدِهٖ فَاِنۡ لَمۡ يَسۡتَطِعۡ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنۡ لَمۡ يَسۡتَطِعۡ فَبِقَلۡبِهٖ وَذٰلِكَ اَضۡعَفُ الۡاِيۡمَانِ (مسلم)
- تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے اپنے زور بازو سے بدل دے. اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے (اسے برا کہے اور اسے بدلنے کی کوشش کرے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے
- عن أبی سعید الخدری وأبی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

« ما استُخلِفَ خَلِيفَةٌ إلَّا له بطانَتانِ: بطانَةٌ تَأْمُرُهُ بالخَيْرِ وتَحُضُّهُ عليه، وبِطانَةٌ تَأْمُرُهُ بالشَّرِّ وتَحُضُّهُ عليه، والمَعْصُومُ مَن عَصَمَ اللَّهُ »

- جب بھی کوئی شخص (خلیفہ) حاکم ہوتا ہے تو اس کے صلاح کار اور مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسے نیکی اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور اس پر ابھارتے رہتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے برائی کا حکم دیتے ہیں اور اس پر اسے ابھارتے رہتے ہیں اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ (البخاری)

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

اسلامی اجتماعیت کی کامل شکل

اجتماعیت کا نقطۂ کمال اور آخری منزل ۔ایک اسلامی حکومتی نظام کا قیام

- ← دین کی علمی اور نظری حفاظت۔ مسلمانوں میں ایمان و یقین کی بقاء اور ترقی کا اہتمام
- ← دین کی عملی بنیادوں کا قیام (نماز ۔ روزہ، حج، زکٰوۃ)
- ← دین اور ملت کے دشمنوں سے دفاع۔ جہاد کے جملہ حقوق کی ادائیگی
- ← معاملات کا فیصلہ اور عدل اجتماعی (Social Justice) کا قیام
- ← امن و امان کی حفاظت۔ مجرموں پر سزاؤں کا نفاذ
- ← شہریوں کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت
- ← کمزور اور حاجتمندوں کی خبر گیری
- ← امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا پورا پورا اہتمام

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

اسلامی اجتماعیت اور اس کی منظّم شکل ۔ صحابہ کرام کی نظر میں

وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حضرت ابو بکرؓ کا صحابہ سے خطاب

اَلَا اِنَّ مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ وَلَا بُدَّ لِهٰذَا الدِّيْنُ مِمَّنْ يَقُوْمُ بِهٖ. (كتاب الموافق)

آ گاہ رہو! حضورؐ وفات پا چکے ہیں اور اب اس دین کے لئے ایک ایسا شخص بہر حال ضروری ہے جو اس کے قیام ونفاذ کا ذمے دار ہے۔

حضرت عمرؓ کا بیان

لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ وَلَا جَمَاعَةَ اِلَّا بِاِمَارَةٍ . (جامع بيان العلم)

جماعت کے بغیر اسلام ، اسلام نہیں ، اور امارت کے بغیر جماعت ، جماعت نہیں۔

حضرت علیؓ کا بیان

اِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ لَا اَمَارَةَ وَلَا بُدَّ مِنْ اِمَارَةٍ بَرَّةٍ اَوْ فَاجِرَةٍ. (الملل والنحل المشتهر ستانی)

خوارج کا کہنا تو یہ ہے کہ کوئی امارت اور حکومت ہونی ہی نہیں چاہیے۔حالانکہ بہر حال ضروری ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ امارت چاہے اچھی ہو یا بری۔

آیات 102 تا 104

آیت 104	آیت 103	آیت 102
وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ	وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا‌ ۚ وَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً...	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾
اجتماعی لائحہ عمل	اجتماعی (ملی) زندگی کا استحکام	انفرادی لائحہ عمل

اسلامی اجتماعیت کے تین ستون

امت مسلمہ کا منشور

دین کی دعوت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام - (معارف القرآن)

مفتی محمد شفیعؒ نے معارف القرآن میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے سورۃ العصر اور پھر سورۃ آل عمران کی ان آیات کی روشنی میں دعوت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو امت پر فرض بتایا ہے

- کسی شخص کو اگر قرآن و حدیث کے مطابق معروف اور منکر کا علم نہیں تو اس پر یہ علم حاصل کرنا فرض ہے ، لیکن اس خدمت کے لیے کھڑا نہ ہونا جائز نہیں ہے
- قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت کے ہر فرد پر لازم ہے۔ البتہ ہر فرد پر اس کی استطاعت اور قدرت کے مطابق یہ فریضہ عائد ہوگا
- ایک شخص جب تک متعلقہ علم حاصل کرنے کا فرض ادا نہیں کرتا ، اس وقت تک یہ فریضہ اس کی استطاعت کے باہر ہے
- جو امور واجب ہیں ان میں معروف کا امر اور منکر سے نہی کرنا واجب ہے اور مستحب امور میں ایسا کرنا مستحب ہے
- روکنے ٹوکنے کا معاملہ صرف ان مسائل میں ہوگا جو امت میں مشہور و معروف اور سب کے نزدیک متفق علیہ ہیں اجتہادی مسائل میں اس کا اطلاق نہ ہوگا

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ١٠٥

وَلَا تَكُوْنُوْا - اور نہ ہو جاؤ

كَالَّذِيْنَ - ان کی مانند جو

تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا - متفرق ہو گئے اور اختلاف کیا

مِنْۢ بَعْدِ مَا - اس کے بعد کہ جو

جَآءَهُمُ - آئیں ان کے پاس

الْبَيِّنٰتُ - واضح (نشانیاں)

وَ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ - اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ - ایک عظیم عذاب ہے

تفرق - باب تفعل سے مصدر - دو چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنا

تفرقہ - الگ ہو جانا، پھوٹ ڈالنا اور الگ الگ فرقوں، گروہوں اور جتھوں میں بٹ جانا

بَیِّنَہ - واضح، روشن اور قابل فہم ہونے کا مفہوم

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ
اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠٥ۙ

کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی
واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ
روش اختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے

Do not be like those who fell into factions and differed among themselves after clear signs had come to them. A mighty chastisement awaits them.

محمد اقبال

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾

یہود و نصاریٰ کے انجام سے مسلمانوں کو عبرت

- یہود و نصاریٰ اللہ کی طرف سے دین، شریعت اور کتب جن میں ہر چیز واضح بتادی گئی، پھر اختلافات کا شکار ہوئے اور اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا
- نعمتِ ایمان پالینے کے بعد تفرقہ و اختلافات کفر کی طرف پلٹ جانے کے ہم معنی ہے۔
- اگر یہ سابقہ آیت کا نتیجہ بیان ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نیکیوں کی دعوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاشرے میں تفرقہ پیدا ہونے سے مانع ہیں۔
- اور نیکیوں کی دعوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے کا انجام معاشرہ میں تفرقہ و اختلاف کا ظاہر ہو جانا ہے۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک متحد ایمانی معاشرے کو دوسرے معاشروں کی طرح ہمیشہ تفرقہ و اختلاف کا خطرہ درپیش ہے۔ اسی لیے اس کے سد باب کے لیے الٰہی ہدایات نازل ہوئیں
- ان اختلافات سے متنبہ رہنے اور ان کو ختم کرنے کے لیے اقدامات ضروری۔ ان اختلافات سے بچنا اور ان کو ختم کرنے کی کوششیں ایک مستحسن قدم

تفرقے کی مذمت

- تفرقے کی کئ قسمیں ہیں اور ان سب کی اسلام میں مذمت کی گئ ہے
- تفرقہ کب رونما ہوتا ہے؟ جب اللہ اور اِس کے رسول ﷺ کے راستے اور طریقے کو چھوڑ دیا جائے اور دوسرے راستے اور طریقے اختیار کر لیے جائیں
- اسی لیے امت میں اتفاق، اتحاد اور ہم آہنگی حاصل کرنے اور اس کو برقرار رکھنے کے لیے اللہ کی رسی (قرآنِ مجید) کو مضبوطی سے پکڑنے کی ہدایت کی گئ ہے
- لغت کے اعتبار سے ہر قسم کے اختلاف کو تفرقہ نہیں کہا جاتا بلکہ اس اختلاف کو تفرق کہا جاتا ہے جو امت مسلمہ اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے ہو، اُمت کو الگ الگ فرقوں اور ٹولیوں میں بانٹنے والا ہو اور ان کے درمیان اخوت و الفت کے تعلقات کو عداوت و منافرت میں تبدیل کرتا ہو۔

قرآن و حدیث میں تفرقے کی مذمت

1. تفرقے کی مطلق مذمت –

← وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَ اخْتَلَفُوا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

۳/۱۰۵ کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنھوں نے یہ روش اختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے

تفرقے کی مذمت

1. تفرقے کی مطلق مذمت

← وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۳/۱۰۵ کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے

← وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ (۸/۴۶) آپس میں تنازع مت کرو۔ ورنہ تمہارا زور جاتا رہے گا اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی

← إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۶/۱۵۹) بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے

← مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (۳۰/۳۲) ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہوگئے (ا) ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے

← ... لا تَخْتَلِفُوا؛ فَإِنَّ مَن كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا (صحيح البخاري) اختلاف نہ کیا کرو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوگئے

تفرقے کی مذمت

2. مذہبی تفرقہ اور اس کی مذمت

← مذہبی تفرقہ یہ ہے کہ اسلام کے اندر مختلف مکاتب فکر کے فروعی اور فقہی اختلافات کو بنیاد بنا کر، انہیں بڑھا چڑھا کر اپنے علاوہ دوسرے گروہوں اور مکاتبِ فکر کی مذمت اور ان کے متبعین اور پیروؤں کی برائی، ملامت اور تکفیر کرنا

← عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا- صحیح مسلم - كِتَابُ الْإِيمَانِ (والبخاری) تم میں سے کوئی آدمی جب اپنے بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں سے ایک اس کا مستحق بن جاتا ہے (یا تو وہی (سننے والا) کافر ہوتا ہے جیسا کہ کہنے والا اسے کہتا ہے یا پھر (سننے والا) نہیں ہے تو پھر یہ کہنے والے پر پلٹ آئے گا)۔اس مضمون کی کئی احادیث

← وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ ، أَوْ قَالَ : عَدُوَّ اللَّهِ ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ ، إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ -صحیح مسلم جس نے کسی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر بلایا، مگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ حکم لگانے والے پر لوٹ جائے گا۔

← اپنے مکتبِ فکر یا مذہبی فرقے کو ہی صحیح کہنا اور دوسروں کی مذمت و ملامت کی حقیقت اس آیت کریمہ میں - هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (22:78) اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ —

تفرقے کی مذمت

2. مذہبی تفرقہ اور اس کی مذمت

← اللہ نے فرقوں اور مکاتب فکر کے گروہوں کو نہیں بلکہ اس مت کے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا
إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا
بَيْنَهُمْ ٢/٢١٣ اللہ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور واضح دلائل آجانے کے بعد جن لوگوں نے
اختلاف کیا تو (اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ انہیں حق بات کا علم نہ تھا بلکہ اصل وجہ یہ تھی) کہ ان میں
ضد بازی کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا۔

← باہمی جھگڑے کی صورت میں دوسرے فریق کے لیے جھگڑے سے دست بردار ہو جانے والے کے لیے
اجر۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنا زَعِيمٌ بِبَيتٍ فِي رَبَضِ الجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ المِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا....
سنن ابوداؤد: میں اس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے
بھی جھگڑا چھوڑ دے

3. گروہی، نسلی اور لسانی تفرقے کی مذمت

← اسلام کسی لسانی، گروہی اور نسلی قومیت کا علمبردار نہیں بلکہ ایک آفاقی دین ہے جس میں گروہوں
کی بنیاد پر یا زبان کی بنیاد پر یا نسل اور رنگ کی بنیاد پر کسی جماعت، گروہ یا اجتماعیت کی گنجائش نہیں

تفرقے کی مذمت

3. گروہی، نسلی اور لسانی تفرقے کی مذمت

← آپ ﷺ نے خطبہ حج الوداع کے موقع پر ان کو جاہلیت کی عصبیتوں میں شمار فرمایا ..... لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى - کوئی فضیلت نہیں کسی عربی کے لئے کسی عجمی پر، نہ کسی عجمی کے لئے کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر نہ ہی کالے کو گورے پر سوائے تقوی کے (بیهقی، شعبُ الایمان)

← نہ افغانیم و نہ ترک و تتاریم　　　چمن زادیم واز یک شاخساریم

تمیز رنگ و بو بر ما حرام است　　　کہ ما پروردہ یک نو بہاریم

ہم افغان اور ترک تاتار نہیں، بلکہ ایک ہی چمن کے ایک ہی شاخسار سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے اوپر رنگ و نسل کی تمیز حرام کردی گئی ہے کہ ہم ایک ہی نو بہار کے پروردہ ہیں (اقبالؒ)

← وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ ... سنن الترمذي

جس نے جاہلیت پر لوگوں کو بلایا اسکا ٹھکانہ جہنم ہے

تفرقے کی مذمت

4. باعث تفریق اور نفرین رویوں کی ممانعت

← جو کوئی اس امت کے بندھے ہوئے رشتہ کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کرے اس کی تلوار سے خبر لو خواہ کوئی ہو۔ (مسلم كتاب الامارة)

← عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعودٍ أَنَّ النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتالُهُ كُفْرٌ (البخاري ومسلم) مسلمانوں کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے

← عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ ، حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ (البخاري ومسلم) ۔ جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ کیا تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو

← مسلمانوں کا آپس میں لڑنا- مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا بِأَسْيَافِهِمَا إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ(ابن ماجه)جب دو مسلمان آپس میں تلوار لے کر لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے

← ظلم و زیادتی کے استیصال کی ہدایت، اشتعال انگیز رویے کی ممانعت، فساد کا سبب بننے والا کاموں کی روک تھام اور مسلمان بھائیوں کو ایذا پہنچانے والے تمام کاموں کے بارے میں بالکل واضح ہدایات دی گئی ہیں

72 فرقوں والی حدیث مبارکہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلاَنِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔ صحيح سنن الترمذي (2641) ، والطبراني (14/53) (14646)، والحاكم (444)، سنن النسائى، و سنن ابو داؤد

حكم المحدث (الألباني) : حسن

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " بنی اسرائیل بہتر (72) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی ۔ان میں سے ایک کے سوا سب آگ میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ وہ کون سا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا " جس پر میں اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ہیں "

علامہ البانیؒ کے علاوہ اس حدیث کے صحیح ہونے کی تصریح امام حاکم، امام ذھبی، امام ابن حجر، امام شاطبی، مناوی، ابن ابی عاصم، سیوطی رحمھم اللہ ایسے ائمہ حدیث نے کی ہے

72 فرقوں والی حدیث مبارکہ

- **حدیث کا موضوع : امت میں تفرقہ** : اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے امت کے بے شمار فرقوں میں بٹ جانے کی خبر دی ہے اور ان کی ہلاکت کی بھی خبر دی سوائے ایک گروہ کے
- **نجات پانے والا (ناجی) گروہ**: آپ ﷺ نے اِس گروہ کا نام نہیں بتایا بلکہ ان کے وصف کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ۔ یعنی وہ گروہ جو آپ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کے راستے پر ہوگا
- **حدیث میں مذکور گروہوں کے تفرقے کی نوعیت**: تفرقہ اسلام میں ایک بہت بڑا گناہ ہے اور اس کی قرآن و سنت میں شدید مذمت آئی ہے، لیکن چونکہ یہاں تفرقے میں پڑ جانے والے گروہوں کے بارے میں جہنم کی وعید آئی اس لیے یہ تفرقہ یا اختلاف معمولی، فروعی اور فقہی نوعیت کا نہیں کیونکہ اس طرح کا اختلاف تو اہل علم کے درمیان، ائمہ اسلام کے درمیان اور خود صحابہ کرام کے درمیان موجود تھا

اسلام کے بنیادی عقائد یا اصول دین میں اختلاف مثلاً شرک کی حرمت، توحید کا وجوب، رسالت خصوصا ختم نبوت پر یقین، ارکان ایمان، ارکان اسلام (شہادتین، نماز، زکوۃ، حج) اور دین کے معلوم فرائض مثلاً امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور جہاد وغیرہ) انبیاء کی تعظیم، صحابہ واہل بیت کی حرمت، دین کے معلوم محرمات مثلاً سود، شراب، بدکاری، بے حیائی، فحاشی وغیرہ کو حرام اور لازمِ اجتناب جاننا وغیرہ کا انکار یا اختلاف ہو انہی عقائد کے حامل یہ فرقِ ضالہ باطلہ ہیں کہ جن کے عقائد فاسدہ حدودِ کفر و شرک تک پہنچے ہوئے ہوں گے جو یہاں مراد ہیں اور آگ میں جانے کا باعث بنیں گے

72 فرقوں والی حدیث مبارکہ

○ علماء و فقہائے اُمت اس کا اطلاق کن (گروہوں) پر کرتے آئے ہیں؟

← امت کے علماء و فقہا کی غالب اکثریت حنفي، مالکی، شافعی، حنبلی، ظاہری اور اہل الحدیث وغیرہ ایسے فقہی مسالک کو فرقۂ ناجیہ میں شمار کرتی آئی ہے کہ یہ سب ایک فرقہ اھل السنة (اہل سنت والجماعت) ہے نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کے طریقے پر - ان کے درمیان اختلافات کی نوعیت فروعی اور فقہی ہے ان کے بنیادی عقائد یا اصول دین میں کوئی اختلاف نہیں

← لہٰذا بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث مکتبۂ فکر یا دیگر معتبر فقہی مذاہب کو ۷۲ فرقوں میں شمار کرنا صحیح نہیں یہ سب سب کے سب اہل سنت والجماعت کی ذیل میں آتے ہیں

← علماء نے ان ۷۲ فرقوں میں بہت سے فرقے گنوائے ہیں جن کے عقائد کفر و شرک کی حدود کو پہنچے ہوئے ہیں اور ان میں سے کئی ایک آج موجود نہیں ہیں ان میں غالی روافض، خوارج، قدریہ، جہمیہ، معتزلہ، باطنی فرقے دروز، نصیری، قدریہ، جبریہ، کلابیہ، مرجیہ، راضیہ، تنویہ، شیطانیہ، نارسیہ، متناسخیہ، راجیعیہ، کرامیہ، وغیرہ شامل ہیں

يَوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۚ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ

يَوۡمَ - جس دن

تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ - سفید ہوں گے بعض چہرے

وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ - اور سیاہ ہوں گے بعض چہرے

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ - پس وہ لوگ جو ہیں

اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ - سیاہ ہوئے جن کے چہرے

اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ - کیا تم نے کفر کیا اپنے ایمان کے بعد

فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ - اچھا تو پھر تم مزہ چکھو عذاب کا

بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ - بسبب اس کے جو تم کفر کیا کرتے تھے

(ب ي ض) (IX)

اِبيَضَّ يَبْيَضُّ ، اِبْيِضَاضًا روشن/سفید ہونا

اِسوَدَّ يَسْوَدُّ ، اِسْوِدادًا سیاہ ہونا (IX)

وُجُوه ، وَجه کی جمع (چہرے)

چہرے کے سفید یا سیاہ ہونے کا مطلب کامیابی اور ناکامی کے تاثرات کا چہرے پر نمایاں ہونا

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقًا ذائقہ/مزہ چکھنا

يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۚ اَكَفَرۡتُمۡ
بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہوگا، جن کا منہ کالا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا؟ اچھا تو اب اِس کفران نعمت کے صلہ میں عذاب کا مزہ چکھو

On the Day when some faces will be (lit up with) white, and some faces will be (in the gloom of) black: To those whose faces will be black, (will be said): "Did ye reject Faith after accepting it? Taste then the penalty for rejecting Faith."

محمد اقبال

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾

دو گروہ ــ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کے نتیجے میں

- ایک گروہ- جن کے چہرے نورانی ہیں، خوشی ان سے ٹپک رہی ہے، اور ہشاش وبشاش ہیں اور خوشی ومسرت سے چہرے سرخ وسفید ہوگئے ہیں

یہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے احکامات کو مدِ نظر رکھا ــ امت میں کوئی تفرقہ واختلاف نہیں کیا

- دوسرا گروہ- وہ جن کے چہرے رنج والم کی وجہ سے بجھے بجھے ہیں، ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں تھکان کی وجہ سے سیاہ ہوگئے ہیں
- یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نعمت ایمان پانے کے بعد کافرانہ رویہ اختیار کیا یعنی تفرقے میں پڑے
- جنہوں نے تفرقہ کیا وہ کس قدر بھیانک انجام سے دوچار ہوئے، ان کے انجام سے امت مسلمہ کو خبردار کیا جارہاہے کہ اسی راہ پہ چل کر بھیانک انجام سے دوچار نہ ہو جائے

اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ - اور وہ لوگ جو ہیں

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ - سفید ہوئے جن کے چہرے

فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ - تو (وہ) اللہ کی رحمت میں ہوں گے

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو اُن کو اللہ کے دامن رحمت میں جگہ ملے گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے

But those whose faces will be (lit with) white,- they will be in (the light of) Allah's mercy: therein to dwell (for ever).

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ - یہ اللہ کی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا -: ہم پڑھ کر سناتے ہیں انہیں

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ - آپ ﷺ کو حق کے ساتھ

وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ - اور نہیں اللہ ارادہ کرتا

ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ - کسی ظلم کا تمام جہانوں کے لیے

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ - اور اللہ کا ہی ہے جو آسمانوں میں ہے

وَ مَا فِي الْاَرْضِ - اور وہ (سب) جو زمین میں ہے

وَ اِلَى اللّٰهِ - اور اللہ کی طرف ہی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ - لوٹائے جائیں گے تمام کام

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ
لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع

یہ اللہ کے ارشادات ہیں جو ہم تمھیں ٹھیک ٹھیک سنا رہے ہیں کیونکہ اللہ دنیا والوں پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا
زمین و آسمان کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے اور سارے معاملات اللہ ہی کے حضور پیش ہوتے ہیں

These are the Signs of Allah: We rehearse them to thee in Truth: And Allah means no injustice to any of His creatures.

To Allah belongs all that is in the heavens and on earth: To Him do all questions go back (for decision).

محمد اقبال